جلد ۲۳ | مورخہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۷۶

حکومت پنجاب کے ایک اعلیٰ رکن پر ایک نہایت سنگین الزام

کیا حکومت صفائی کیلئے کوئی کارروائی کریگی؟

حکومت کی طرف سے احرار کی ناز برداریاں روز بروز ایسی شکل اختیار کر رہی ہیں۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ ناقابلِ فہم اور حیرت انگیز ہوتی جا رہی ہیں۔ مسجد شہید گنج کے انہدام کے وقت حکومت نے جن مسلمان لیڈروں اور جن مسلمان اخبارات پر پابندیاں عائد کیں۔ ان میں سے کسی نے بھی حکومت کے خلاف وہ کچھ نہ کہا۔ جو احراری لیڈروں۔ اور ان کے ترجمان "مجاہد" نے کہا۔ مگر باوجود اس کے نہ تو کسی احراری لیڈر کو پوچھا گیا۔ اور نہ احرار کے ترجمان کی طرف توجہ مبذول کی گئی۔ صدرِ احرار نے بالفاظ خود ایک جلسۂ عام میں واقعہ شہید گنج کے متعلق ایسی "باغیانہ" تقریر کی۔ کہ اپنی معاً گرفتاری کو وہ یقینی سمجھ کر پولیس کی راہ تکنے بیٹھ گیا۔ لیکن حکومت کو اس کی تقریر میں کوئی بات قابلِ گرفت نظر نہ آئی۔ اس کے بعد احراری لیڈر مسٹر مظہر علی نے کھلم کھلا حکومت پر یہ الزام لگایا۔ کہ مسجد شہید گنج کے انہدام کی وجہ سے "مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان جو کشیدگی ہے۔ وہ حکومت کی پیدا کردہ ہے۔ اور حکومت نہیں چاہتی۔ کہ ہم امن سے رہیں"

پھر احرار نے سیالکوٹ میں اپنی سیاسی کانفرنس کرکے حکومت کے خلاف جو کچھ کہا۔ اور جو الزامات لگائے۔ حکومت نے انہیں بھی بڑی مسرت کے ساتھ سُنا۔ حالانکہ اگر یہی باتیں کسی اور کے منہ سے نکلتیں۔ تو نہ معلوم اس کا کیا انجام ہوتا۔ پھر حکومت کو احرار کے اس پے درپے اعلان میں بھی کوئی بات قابلِ توجہ معلوم نہ ہوئی جس میں آزاد تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے اور کئی ایک امور کے علاوہ حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا جاتا رہا۔ کہ

"جب ڈپٹی کمشنر لاہور نے اپنے اعلان میں مسلمانوں سے وعدہ کیا تھا۔ کہ جب تک سکھوں اور مسلمانوں کا باہم فیصلہ نہ ہو جائے۔ مسجد نہ گرائی جائے گی۔ سکھوں کے ذمہ وار لیڈروں نے تا فیصلہ پربندھک کمیٹی مسجد نہ گرانے کا وعدہ حکومت سے کر لیا تھا۔ تو پربندھک کمیٹی کے فیصلے سے پہلے حکومت نے مسجد کو گرانے سے کیوں نہ روکا"

غرض احرار روز بروز حکومت کے خلاف الزام تراشی میں بڑھتے گئے۔ اور وہ باتیں جو دوسروں کے لئے مصیبت کا باعث بن گئیں۔ ان سے بہت زیادہ واضح اور کھلی باتیں احرار کے لئے بالکل جائز ہو گئیں حتّٰے کہ وہ جو باتیں پہلے اشارہ میں کہتے تھے۔ اب وہ بھی کھلم کھلا کہنے لگ گئے ہیں۔ مسٹر مظہر علی نے مسجد شہید گنج کے انہدام کی ذمہ واری حکومت پر عائد کرتے ہوئے کئی مواقع پر کسی بہت بڑے سرکاری آدمی کو بغیر نام لئے خاص طور پر موردِ الزام بنایا تھا۔ آخر ۱۶۔ جنوری کے "مجاہد" میں لکھ دیا۔ کہ "سر فیروز خان صاحب خفیہ طور پر کئی مسلمانوں سے کہتے رہے ہیں۔ کہ سول نافرمانی ہو۔ تو مسجد مل سکتی ہے"

اس پر جب سر فیروز خان صاحب نے دو لفظی تردیدی اعلان شائع کرایا۔ تو مسٹر مظہر علی کو اور زیادہ پاؤں پھیلانے کا موقعہ مل گیا۔ اور اس نے لکھ دیا "عائد کردہ الزام بالکل درست ہے۔ میر محمد دین کے علاوہ اور لوگ بھی موجود ہیں۔ جنہوں نے سر فیروز خان نون کی زبان سے ایسی باتیں سُنیں۔ سر فیروز خان نون نے اپنے پہلے شرارت انگیز جھوٹے بیان پر جس کے ذریعہ وہ احرار کو نقصان پہونچانا چاہتے تھے اور صوبہ میں فرقہ وارانہ خونریزی کرانا چاہتے تھے۔ محض ایک نئے غیر تائبانہ دروغ کا اضافہ کیا ہے" (مجاہد ۲۴ جنوری)

اپنے ایک بہت بڑے ذمہ وار رکن اور وزیر پر ایسا سنگین الزام لگائے جانے پر بھی اگر حکومت خاموش رہے۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ احرار کی ناز برداریاں حد سے گزر چکی ہیں۔ الزام کی سنگینی میں کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا۔ اور جس شخص پر الزام لگایا گیا ہے۔ اس کی سرکاری حیثیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے الزام کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پھر اس کے متعلق حکومت کی طرف سے کوئی کارروائی نہ ہونا حیرت انگیز نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ حکومت اس الزام کو غلط قرار دے اور دوسری یہ کہ اسے درست سمجھے۔ دونوں صورتوں میں وہ خاموش نہیں رہ سکتی۔ اگر وہ اس الزام کو غلط سمجھتی ہے۔ تو جس شخص نے حکومت کے ایک ذمہ دار وزیر کا نام لے کر اس کے خلاف ایسا سنگین الزام لگایا۔ اور یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ آج کل حکومت کا ایک بہت بڑا رکن ایسا ہے۔ جو حکومت کے خلاف اور حکومت کے قانون کو توڑنے کے لئے لوگوں کو اُکساتا ہے۔ وہ عبرت ناک گرفت کا مستحق ہے۔ لیکن اگر الزام درست ہے جس کے درست ہونے پر الزام لگانے والے کو اصرار ہے۔ تو پھر حکومت ایک وزارت کا قلمدان ایسے شخص کے قبضہ میں کیونکر رکھ سکتی ہے۔ جو حکومت کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی تحریک کرکے حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرے۔

غرض دونوں پہلوؤں کے لحاظ سے ضروری ہے کہ حکومت اس سنگین معاملہ کی طرف توجہ کرے اگر سول نافرمانی کے لئے لوگوں کو اُکسانا جرم ہے

اور مسجد شہید گنج کے حادثہ کے وقت اس کا ارتکاب بہت زیادہ خطرناک سمجھا گیا۔ چنانچہ اس جرم کے ارتکاب کے خطرہ پر ہی کئی لوگوں کو نظر بند کیا گیا۔ جو آج بھی نظر بندی کی تکالیف اٹھا رہے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ یہی جرم جب حکومت کے ایک وزیر کی طرف منسوب کیا جائے۔ اور بار بار منسوب کیا جائے۔ تو حکومت کوئی کارروائی نہ کرے۔ اسے یا تو الزام کے غلط ہونے کی صورت میں الزام لگانے والے کو قانونی گرفت میں لینا چاہیئے۔ یا الزام کے صحیح ہونے کی صورت میں جس پر الزام لگایا گیا ہے۔ اس کے متعلق ضروری کارروائی کرنی چاہیئے۔ یہ ہمارا ہی مطالبہ نہیں۔ بلکہ دوسری پبلک بھی یہی چاہتی ہے۔ چنانچہ سکھوں کا اخبار "شیر پنجاب" (۲۶ جنوری) لکھتا ہے۔

"گورنمنٹ پنجاب کو بھی مسٹر مظہر علی کی اس تحریر کا نہایت سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی اپنی اور اس کے ایک اعلےٰ رکن کی عزت پر یہ الزام ایک سنگین حملہ ہے"۔

پس حکومت پنجاب کو اپنے ایک ذمہ دار رکن کی صفائی کے لئے جو در اصل اسی کی صفائی ہے۔ فوراً ضروری کارروائی کرنی چاہیئے۔ ورنہ پبلک یہ سمجھنے میں بالکل حق بجانب ہوگی۔ کہ احرار جن کے ہاتھوں حکومت اور اسکے اعلےٰ ارکان کی عزت محفوظ نہیں۔ جو ان کے خلاف نہایت دیدہ دلیری سے ایسے سنگین الزام لگا سکتے ہیں ان سے کسی اور کی عزت کیونکر محفوظ کبھی جا سکتی ہے ؛

اخبار احمدیہ

شکریہ

میرے لڑکے عطاء الرحمٰن کے فوت ہو جانے پر افراد جماعت نے کثرت سے ہمدردی کے پیغامات بھیجے ہیں میں ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا و جاوا

درخواست ہائے دعا

(۱) بابو محمد سعید صاحب پوسٹل کلرک و امیر جماعت احمدیہ سرگودہا کا چھوٹا بچہ قمر الزمان سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد رفیق شاہ پوری محلہ دار الفضل قادیان (۲) بابو محمد سعید صاحب راولپنڈی کی اہلیہ صاحبہ چند دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ اور احباب سے دردمندانہ طور پر درخواست دعا کرتی ہیں۔ (۳) سانپلہ سے بابو رحمت اللہ صاحب اپنی بیوی کی صحت کے واسطے اور بابو محمد منصف خان صاحب اپنی اور اپنی اہلیہ کی صحت کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ محمد صادق قادیان (۴) چوہدری حاکم الدین صاحب سکنہ مبے کا پوتا بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں خاکسار غلام قادر کامونکے ضلع گوجرانوالہ (۵) خاکسار کی والدہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خواجہ محمد شریف موگا۔ (۶) خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد علی شاہ سکین ضلع شیخوپورہ (۷) احباب پنڈی بھٹیاں کے مبائعین کی کامیابی اور نصرت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد عبد قادیان (۸) خاکسار محکمہ ریلوے میں ملازمت کے لئے کوشش کر رہا ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایک احمدی)

اعلانات نکاح

(۱) بابو عبد الرحمٰن صاحب سنوری ولد چودہری علی حسن صاحب حال فیروز پور چھاؤنی کا نکاح جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب قمر سامانوی کی دختر امۃ الحی سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بعوض مہر مبلغ پانصد روپیہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار شیر محمد خان سامانوی قادیان (۲) ۲۵ جنوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاکسار کا نکاح فضل بی بی ہمشیرہ بابو فضل محمد صاحب احمدی فیروز پور سے بعوض مہر دو صد روپیہ پڑھا۔ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ محمد شریف مولوی فاضل قادیان

ولادت

(۱) ۱۷ جنوری کو خاکسار کے ہاں اللہ تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کا نام احمد علی تجویز فرمایا۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار امام علی نسالم (۲) ۱۶ جنوری کو بابو شمس الدین صاحب بی۔ اے کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے دختر تولد ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ مولودہ کی عمر دراز کرکے اور سعادت دارین عطا کرے۔ معراج دین از پنڈوری (۳) ۲۰-۲۱ جنوری سید ظہور احمد شاہ صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن پاکپٹن کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سید مبارک احمد شاہ نام رکھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ خادم دین بنائے۔

دعائے مغفرت

۲۵ جنوری ۱۹۳۶ء بوقت قریب دس بجے صبح عموی المکرم چودہری اللہ دتا صاحب احمدی دختر حاجی حافظ چودہری نصر اللہ خان صاحب خلد آشیاں کے حقیقی چچا کے فرزند اکبر) جو ایک مخلص نوجوان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اپنے دل میں انتہائی غیرت اور حمیت رکھتے تھے۔ نہائت ہی نیک مزاج اور صلح جو جوان تھے۔ بعارضہ تپ محرقہ ہفتہ عشرہ بیمار رہکر بقضائے الٰہی فوت ہو گئے۔ بذریعہ روزنامہ الفضل جملہ غلاماں و غلام زادگان حضرت مسیح موعود صلے اللہ تعالیٰ علیہ و علی اسطاعہ محمد و بارک وسلم سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے بخلوص و صدق دعائے مغفرت کی جائے۔ اور پسماندگان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور سے صبر جمیل کے ساتھ نیک بختی و نیکنامی کی زندگی اور فتنہ و ابتلاء سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے دعا کی جائے۔ چودہری شکر اللہ خان عزیز۔ رئیس اعظم و میونسپل کمشنر۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (۲) ملک عزیز اللہ خان گرداور حلقہ جلال پور تحصیل پنڈ دادنخان ۱۲ جنوری کو انتقال کر گئے۔ اجاب دعائے مغفرت کریں۔ سردار علی (۳) چوہدری شاہ دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ۱۹ جنوری کو انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غلام رسول گھٹیالیاں (۴) خاکسار کے والد مولوی فتح الدین صاحب ۲۲ جنوری کو فوت ہو گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد الدین چک ۲۲۹ ضلع ملتان۔ (۵) سید حیدر شاہ صاحب ملازم ریلوے سٹیشن چیلیانوالہ ضلع گجرات ۱۹-۲۰ جنوری کی درمیانی شب وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم نہائت مخلص احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار زراعت اللہ بیگ بکڈپو چک نمبر ۱ چیلیانوالہ ضلع گجرات (۶) شیخ غلام محی الدین صاحب امرتسری ۱۷ جنوری رحلت فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہائت مخلص اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛

قابل توجہ موصیاں حصہ جائداد

گذشتہ سال مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ جن موصیوں نے جائداد کی وصیت کی ہے۔ ان کو اس جائداد کی آمدنی کے علاوہ باقی ہر قسم کی دوسری آمدنیوں پر بھی حصہ آمد ضرور ادا کرنا چاہیئے۔ مذکورہ بالا فیصلہ کی بناء پر ہر موصی جو علاوہ جائداد کے کوئی آمدنی کی سبیل بھی رکھتا ہو۔ حصہ آمد کی وصیت بھی ضرور کرے۔ اور تاریخ وصیت حصہ آمد سے بجائے چندہ عام کے حصہ آمد وصیت ادا کیا کرے ؛ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

گفتار بہ احرار

نیست مشکل با مزاجِ شیر وافعی ساختن
سہل باشد تاختن بر قادیاں بہرِ فساد

از پئے دنیائے دُوں دین متیں ہم باختن
لیک دشوار است جاں در بنگلِ انداختن

(حسن رہتاسی)

اعلان تعطیل

۲۸ جنوری کو چونکہ ملک معظم جارج پنجم کو دفن کیا جائیگا۔ اور تمام سرکاری و غیر سرکاری محکموں میں تعطیل ہوگی۔ اس لئے ۳۰ جنوری کا اخبار جو ۲۸ کو مرتب کیا جاتا۔ شائع نہ ہوگا ؛ (مینیجر)

مسٹر مظہر علی صاحب اظہر جنرل سکرٹری مجلس احرار اپنے شیعہ اکابر کے نقشِ قدم پر

اِذا کانَ الغرابُ دلیلَ قومٍ ٭ فبشّرھم طریقَ الھالکینا

از جناب حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل

شیعوں کے تین فرقے

مسلمانوں کا شیعہ گروہ اگرچہ متعدد فرقوں پر مشتمل ہے مگر ہندوستان میں اس کے تین فرقے زیادہ تر مشہور و معروف ہیں (۱) زیدیہ (۲) اسماعیلیہ (۳) امامیہ اثنا عشریہ :۔

زیدیہ ہندوستان میں کم۔ مگر یمن میں امام یحییٰ کے ماتحت ان کی معتد بہ جماعت آباد ہے۔ اسماعیلیہ بوہرہ کہلاتے ہیں۔ ان کی تعداد کئی لاکھ نفوس ہے۔ یو پی۔ سی پی۔ بمبئی۔ کلکتہ اور دیگر اطرافِ ہندوستان میں منتشر ہیں۔ اور تاجرانہ زندگی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کا تمول اور استغنا قابلِ رشک اور مستحق داد ہے۔ ہاں ایک اور فرقہ سر آغا خان کی قیادت کا پیرو و تجارت پیشہ بھی شیعہ فرقوں میں ہی شمار ہوتا ہے۔ اس کے افراد بھی اسماعیلیہ گروہ کی تعداد سے نہ دولت میں کم ہیں۔ نہ شمار میں۔ اگرچہ الیستان کالھم کرقس۔ ہر ایک ان میں سے حضرات صحابہ کرام خصوصاً خلفائے ثلاثہ اور امہات المومنین رضی اللہ عنہا کی جناب میں سُوءِ ظن رکھتا ہے۔ مگر فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کو جو خصومت اور عناد صحابہ اور امہات المومنین اور ائمہ راشدین اور صوفیائے صافی نہاد کی ذات سے ہے وہ حیطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے۔ وہ ابنِ زیاد یزید۔ شمر وغیرہ قاتلانِ امام حسین رضؓ سے اس قدر بغض نہیں رکھتے۔ جس قدر کہ ان کو صحابہ کرام اور امہات المومنین سے ہے۔ وہ اہلِ السنت والجماعت کے تمام فرقوں کو خواہ احناف ہوں یا شوافع۔ حنابلہ ہوں۔ یا مالکیہ۔ احمدیہ ہوں یا وہابیہ۔ اہل القرآن ہوں۔ یا اہل الحدیث سب کو خارجی یا ناصبی کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ وہ مہاجرین و انصار کے اسماءِ گرامی کو با ادب یاد کرنا گناہ کبیرہ جانتے ہیں :۔

ایک شیعہ مجتہد سے گفتگو

کسی سنی المذہب نے ایک شیعہ مذہب کے مجتہد صاحب سے عرض کیا۔ آپ عیسائیوں اور ہندوؤں کو باوجود منکرِ اسلام ہونے کے کیوں موردِ لعن وطعن قرار نہیں دیتے اہلِ تسنن اور اکابرِ اہلِ تسنن تو منکرِ اسلام نہیں۔ ان پر کیوں سب وشتم کیا جاتا ہے مجتہد صاحب نے فرمایا۔ اہلِ سنت کے خلفاء نے حضرت علیؓ کی خلافت کو غصب کیا۔ اہلِ بیت کا حق چھینا۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کا دامن اس سے پاک ہے۔ لہٰذا اہل التسنن بدتر از بد و واجب القتل مستحقِ نار ہیں۔

الغرض شیعہ مذہب کے دستِ تطاول سے اہلِ سنت کو جو دل گداز واقعات پیش آئے ہیں۔ ان کے رقت آمیز بیانے بیں وبیرد انیس و انس و مونس کی تصنیفات کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ گو بالاستیعاب ان کا لکھنا تو دشوار ہے۔ دو واقعات ہدیۂ ناظرین ہیں :۔

نصیر الدین طوسی کی خلیفہ مستعصم باللہ کے وزیر سے ساز باز

چنگیز خان کے پوتے ستم شعار ہلاکو خان کے مشیر نصیر الدین طوسی کے ایما سے خلیفہ مستعصم باللہ العباسی کا وزیر سوید الدنیا ابن علقمی دار الخلافہ بغداد سے عسکرِ اسلامی کو دور دراز حدودِ مملکت پر بھیج دیتا ہے۔ اور ہلاکو خان کفار تاتار کی فوج جرار اعوذ سلے من عوغار الجراد کو ساتھ لاکر بلا مزاحمت بغداد کا محاصرہ کر لیتا ہے۔ ع

چشمِ عالم کم بہ بیند آنچہ بر بغداد رفت

ناکردہ گناہ مردوں۔ بے گناہ عورتوں معصوم بچوں کے خونِ بے دیت سے دجلہ کا پانی بحر احمر بن جاتا ہے۔ ہزارہا حمام۔ صدہا مساجد متعدد مدارس ویران کئے جاتے ہیں۔ علوم مشرقی کی اعلیٰ یونیورسٹی نظامیہ بغداد اور قبۃ الخضراء کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جاتی ہے۔ عبد الرحیم منجم خلیفۃ المسلمین کے قتل سے بلطائف الحیل ہلاکو خان کو باز رکھنا چاہتا ہے مگر نصیر الدین طوسی کے اصرار کے سامنے اسکی ایک نہیں چلتی اور خلیفہ بے جرم و خطا، ناحق و ناروا چند روز بھوکا پیاسا رکھ کر شہید کر دیا جاتا ہے۔ سعدی یہ تمام واقعہ آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اور مرثیہ لکھ کر خود روتا۔ اور سننے والوں کو خون کے آنسو رلاتا ہے ؎

آسماں را حق بود گر خوں بگرید بر زمیں
بر زوالِ ملکِ مستعصم امیر المومنیں

بغداد کا قتلِ عام

کربلا میں تو بہتر نفوس کے گلے پر یزیدی تیغ ریتی گئی تھی۔ مگر بغداد کے قتلِ عام میں ایک لاکھ بہتر ہزار زن وبچہ چنگیزی یاساکی بھینٹ چڑھایا گیا۔ دل ہلا دینے والا یہ سانحہ محض ایک مذہبی تعصب کا کرشمہ تھا۔ جو شیعہ مذہب کے دو وزیروں کی پالیسی سے اس وقت کی دنیائے اسلام کو پیش آیا۔ دونوں وزیروں نے یہ خونی ایکٹ اس لئے کھیلا تھا۔ کہ عباسی خاندان کے خلیفہ کا عزل اور کسی فاطمی خلیفہ کا نصب عمل میں آجائے۔ لیکن ہلاکو خان نے نہ مانا۔ اور دونوں کی آرزو پوری نہ ہوئی :۔

فیض آباد کی مسجد کا انہدام

یہ تو ایک پرانا واقعہ ہے۔ جس پر کئی صدیاں گزر چکی ہیں۔ دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ تقریباً سو برس ہوئے۔ فیض آباد میں جب اہلِ ہنود نے ایک مسجد کو منہدم کر کے مندر بنانا چاہا۔ تو مولانا سید امیر علی طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے مسجد کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا۔ متعہ کے جواز سے صنفِ نازک کو شوہری ترکہ سے محروم رکھنے والے امامیہ ارا کین نے حکومت اودھ کو مشورہ دیا۔ کہ عند الشرح خوارج کی مسجد اور مسجد ضرار کا ایک حکم ہے۔ جس سے مندر ہی بہتر ہے۔ بلکہ خوارج کی مسجد کا انہدام داخلِ حسنات ہے۔ اگر مندر کی تعمیر ملتوی رہ گئی۔ تو ہنود واجد علیا میں تعزیہ داری کے مانع آئینگے اور جوکالیستھ وغیرہ مجلس عزا داری پر زر کثیر صرف کرتے ہیں۔ وہ شکستہ خاطر ہو کر مرثیہ خوانی کی محفل میں شمولیت ترک کر دیں گے۔ اور سوز خوانی کی مجلس بے رونق ہو جائے گی۔ لہٰذا سید امیر علی۔ اور ان کے متبعین کو جو ناصبی المذہب ہیں۔ فوجی مظاہرہ کے زور سے زیر کرنا انسب الیق ہے۔ بہ سنگر فوجیوں۔ اور پوربی تلنگوں نے مولوی امیر علی صاحب کی جمعیت پر گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ جب مولوی صاحب کے ایک رفیق کو گولی لگی۔ تو آپ نے فرمایا کوفہ اور لکھنؤ ہم وارد ہیں۔ جس وقت تک حضرت علی رضؓ امیر کوفہ رہے۔ کوفہ مصائب سے محفوظ رہا۔ میرا نام بھی امیر علی ہے میرے مرنے کے بعد لکھنؤ مصیبت کا مونہہ دیکھے گا :۔

کشفِ مغیبات

خدا کے بندے جن پر آسمانی رحمت نازل ہوتی رہے۔ وفات کے وقت دنیا سے ان کا انقطاع الی اللہ ہو جاتا ہے۔ جو بات ان کے مونہہ سے نکلتی ہے۔ خدا اس کو پورا کر دکھاتا ہے۔ غرغرہ موت کے وقت کشفِ مغیبات ہو جاتا ہے۔ سید امیر علی صاحب مرحوم ایک خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ ان کی شہادت کے بعد چند ہی روز میں شاہ اودھ کو لکھنؤ چھوڑ کر کلکتہ کے مٹیا برج میں مجبوراً رہنا پڑا۔ اور اودھ کی سلطنت انگریزی گورنمنٹ میں مدغم ہو گئی :۔

کہتے ہیں جس وقت آغا میر کو مولوی سید امیر علی مرحوم کی شہادت کی خبر ملی۔ آغا میر نے دیوانِ حافظ کھولا۔ سرورق پر یہ شعر نکلا ؎

دیدی کہ خونِ ناحقِ پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

اس شعر کا دیکھنا اور پڑھنا تھا۔ کہ آغا میر کا رنگ فق ہو گیا۔ اور دیوان ہاتھ سے گر پڑا۔

ماضی کے واقعات کا اعادہ

زمانے میں اکثر تاریخ کے اوراق لوٹتے رہتے ہیں۔ ان ذھب عیدٌ فحیرٌ فی الوباط حضرت مقلب الاحوال ماضی کا کوئی نہ کوئی نقشہ کبھی پورا کبھی ادھورا۔ تنبیھاً للغافلین وایقاظاً للناٸمین۔ لوگوں کے سامنے ازراہِ کرم عبرت دلانے کے لئے لاتا رہتا ہے۔ بمصداق من جعل حدیث الاولین عبرۃ للآخرین

اگر احرار کے جنرل سکرٹری مسٹر مظہر علی صاحب اظہر یا ان کے ہم مذہب اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کر اور استر ذھبک و ذھابک و مذھبک مدنظر رکھکر اور التقیۃ دینی و دین اٰبائی پر کاربند ہو کر لاہور کی مسجد شہید گنج کے انہدام پر خاموشی یا خوشنودی کا اظہار کریں۔ یا زمانہ سابق کے طابق النعل بالنعل سکھوں کی رضا جوئی کے کلمات زبان سے نکالیں۔ تو ان کی ذات پر اعتراض کرنا وضع الشئی علیٰ غیر المحل ہے۔

مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش

باقی ماندہ ان کی سیاسی چال کہ کسی حسن تدبیر یا لطائف الحیل سے اہل تسنن کے فرقوں کو کسی دینوی بہبودی کے نقطہ خیال پر متحد یا متفق نہ ہونے دیا جائے۔ یہ بھی ان کو ان کے گذشتہ بزرگوں محقق طوسی۔ ابن علقمی۔ برہان الملک آغا میر جیسے مدبروں سے کابراً عن کابر مذہبی ورثہ میں ملی ہے۔ ان الشراک قدمت ادیمہ جس کی مرثیہ خوانی شعراے اہل تسنن مدت سے کرتے چلے آئے ہیں ؎

از تعصب ساخت ابن علقمی

محفلِ عباسیاں را ماتمی

اظہر صاحب کیا چاہتے ہیں؟

دورہ حاضرہ میں چونکہ ہندوستان اور اس کی پشت پر افغانستان احناف سے بھرا ہوا ہے۔ اور فرقہ وہابیہ گوان سے کم ہے۔ مگر سلطان نجد کی رعایا اکثر اسی مذہب کے عقائد پر عامل ہے۔ اس لئے ان دونوں گروہوں پرستم ڈھانا یا ان کے برخلاف کسی حکمت عملی کا کھیل کھیلنا ان کے حیطۂ قدرت سے باہر ہے ناچار زلہ ربعضو ضعیف سے ریزد مشقِ ستم کبھی احمدیوں کی تخریب کے لئے اشرار احرار کے بے سرو پا بے نوا آوارہ گرد مادر پدر آزاد گروہ ستم پژوہ کو ان کلمہ گو قرآن خوان اہلِ قبلہ متبع سنت نبویہ خیر خواہ اسلام کے پیچھے لگا دیا۔ کہ اگر ممکن ہو تو وطن سے اگر وطن سے نہیں۔ تو دائرہ اسلام سے باہر دھکیل دیں۔ تاکہ ہندوستان خصوصاً صوبہ پنجاب میں اہل السنت کی اکثریت مبدل بہ اقلیت ہو جائے۔ پھر خواہ احناف ہوں۔ خواہ اہل الحدیث ہندوؤں اور سکھوں کے مقابلہ کی جرأت نہ کر سکیں۔ اور ہمیشہ برادران وطن اور حکومت کی آنکھوں میں ذلیل ہیں یا ہو اہل سنت کے دب جانے اور مذہب شیعہ کے زور پکڑ جانے سے ہندوستان میں تعزیہ پرستی اور مرثیہ خوانی کو رونق حاصل ہو۔ اور ہندوستان مذہب شیعہ کے عروج پا جانے سے ایران کا ہمدوش نظر آئے۔ بلکہ ایک شیعہ ملک کہلائے پھر ہندوستان کے اہل سنت یا تو تبدیل مذہب کر کے شیعہ ہو جائیں۔ یا ایرانی کردوں کی طرح شیعوں کے رحم پر زندگی کے دن کاٹیں۔

مسلمانوں پر افسوس

اظہر صاحب بزعم خود اس تدبیر سے اپنے مذہب اور اپنی قوم کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ ان کا اعتقاد یہی ہے۔ کہ اگر ان کی حکمت عملی سے احمدیوں کو تکلیف پہونچتی ہے۔ یا کوئی حنفی جیل کی ہوا کھاتا ہے۔ یا کوئی اہل حدیث قید ہو جاتا ہے تو ان کو ان کے شیعہ مذہب کے رو سے ثواب دارین حاصل ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے تو یہ کہ احراری اہل سنت باوجود اس کے کہ ان کو اچھی طرح سے معلوم ہے۔ کہ مسٹر اظہر شیعہ مذہب کے ایک رکن رکین ہیں ؎

برتو اصحابے دشمن تکیہ کردن ابلہی است

بائے بوس سیل از پا افگند دیوار را

پھر بھی آنکھوں پر پٹی باندھے جس ناچ وہ نچاتے ناچتے ہیں۔ چند روز تک ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا

کارِ طفلاں تمام خواہد شد

اور اگر ایک مدت تک اہل سنت مسٹر اظہر صاحب کے حمیر الحاجات بنے رہے اور ان کی چکنی چپڑی باتوں پر جو بنصہم نصیحۃ السنوں للفساد کے قبیل سے ہیں عمل کرتے رہے تو ممالک غیر ان کا باہمی تشتت و افتراق دیکھ کر ہنس ہنس کر کہیں گے فسا بینہم الظربان

رنگون میں آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کے اعزاز میں گارڈن پارٹی

برہما میں ہندوستانیوں کے مفاد پر اظہار خیالات

ترجمہ از اخبار سٹیٹسمین کلکتہ

آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی برما سے مراجعت پر رنگون میں انڈین کمیونٹی کی طرف سے آپ کے اعزاز میں جو شاندار گارڈن پارٹی دی گئی۔ اس کا ذکر اخبار الفضل میں آچکا ہے۔ اس ضمن میں کلکتہ کے مشہور روزنامہ سٹیٹسمین نے ۱۰ جنوری کی اشاعت میں جناب چوہدری صاحب کا فوٹو دے کر جو تفصیلات شائع کی ہیں۔ ان کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

رنگون ۴ جنوری۔ کل آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان کامرس اینڈ ریلوے ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کے اعزاز میں جو گارڈن پارٹی دی گئی۔ اس میں مسٹر ایم - ایم - رفیع میئر نے آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ اگرچہ برما میں ہندوستانی بے حد اقلیت میں ہیں۔ تاہم ان کے مفادات ان کی تعداد سے بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے یہ قدرتی بات ہے۔ کہ ہندوستان اور برما کے درمیان آئندہ تعلقات کی جو سکیم بھی مرتب ہو۔ اس میں ہندوستانیوں کے تجارتی مفادات ضرور محفوظ رکھے جائیں۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ برما کی ہندوستان سے علیحدگی کے بعد بھی برما برطانوی ایمپائر میں ہندوستان کے جائز منصب تک اس کے پہلو بہ پہلو گامزن رہے گا۔

سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ سفر برما میرے لئے بہت سی معلومات کا موجب ہوا ہے۔ نیز اس امید کا اظہار کیا۔ کہ اگر کسی موقعہ پر آئندہ ہندوستان اور برما کے باہمی تعلقات کا سوال پیدا ہوا۔ تو وہ اس کے آخری فیصلہ پر ان معلومات کی بناء پر ایک حد تک اثر ڈال سکیں گے۔

ہندوستانیوں کے برما میں کارہائے نمایاں سے آپ بہت متاثر ہیں۔ آپ نے ہندوستانی تجارتی جماعت کو مشورہ دیا۔ کہ وہ جدید آئین میں اپنے مفاد کو ناواجب حملوں کی زد سے بچائیں۔ برما میں ہندوستانیوں کے مفاد محفوظ کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن اگر ان کے مفاد کسی وقت برطانوی اور برمی مفاد سے متصادم ہوں۔ تو مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ بہر حال ان کے لئے ہر قسم کے کاروبار کا وسیع دائرہ عمل ہے۔ بشرطیکہ وہ متحد العمل ہو کر کام کریں۔

آپ نے اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ برما میں ہندوستانی جماعت کو کسی بات کا خوف نہیں۔ تحفظات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اس قسم کی کوئی چیز موجود نہیں۔ لیکن اگر تحفظات عمل میں لائے گئے۔ تو ہندوستانی جماعت خود انہیں اس حد کے مطابق جو انہوں نے برما کو دی ہے قائم کرے گی۔

شکار ضلع گورداسپور کے پندرہ احمدیوں کے ارتداد کی حقیقت

۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء کے اخبار "مجاہد" میں موضع شکار ضلع گورداسپور کے پندرہ احمدیوں کے ارتداد کی خبر "صوفی محمد شفیع" کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ یہ وہی صوفی محمد شفیع ہیں۔ جنہوں نے ۲ نومبر ۱۹۳۵ء کے مجاہد میں بھی اسی طرح کی ایک غلط بیانی کی تھی۔ نامہ نگار اس شوق میں کہ کسی طرح اعلان ہو جائے۔ کہ پندرہ آدمی نعوذ باللہ احمدیت سے مرتد ہو گئے ہیں۔ عقل و ہوش کو اس طرح کھو بیٹھا ہے۔ کہ اعلان تو پندرہ احمدیوں کے ارتداد کا کر رہا ہے مگر گنتے ۱۴ ہیں۔ پھر ان چودہ احمدیوں کے ارتداد کی حقیقت بھی یہ ہے۔ کہ کرم دین حجام کا بعض مقامی احمدیوں سے صرف معمولی جھگڑا ہے۔ اور اس جھگڑے سے نامہ نگار نے یہ سمجھ لیا۔ کہ وہ احمدیت سے نعوذ باللہ منحرف ہو چکا ہے۔ حالانکہ اس نے نہ کسی کو کہا۔ کہ میرے متعلق اعلان کرو۔ اور نہ کسی قسم کی اس نے تحریر دی۔ پھر اس کا ایک لڑکا بنام عمر دین عرصہ تین سال ہوئے کہیں چلا گیا ہے۔ اسکو دماغی عارضہ بھی ہے۔ اسے بھی احمدی قرار دے کر اس کا مرتد ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔ پھر دو عورتیں جو غیر احمدیوں کی لڑکیاں ہیں۔ ان کے ارتداد کی بھی خبر شائع کر دی گئی ہے۔ اسی طرح فضل دین کرم دین کا بیٹا نہیں۔ اور نہ وہ شکار کا رہنے والا ہے۔ پھر محمد خاں کہتا ہے کہ پتہ نہیں کس نے میرا نام شائع کر دیا۔ میں خدا کے فضل سے پختہ احمدی ہوں۔ شیخ اسماعیل جس کو شکار کے لوگ بھی جانتے ہیں۔ اور ڈیرہ نانک کے لوگ بھی۔ اس نے کبھی بیعت ہی نہیں کی۔ اور غیر احمدی بھی اس کے گواہ ہیں۔ اگر نامہ نگار میں ذرا بھی تخم دیانت ہے۔ تو حلفیہ قسم کھا کر شائع کرے۔ کہ اسماعیل نے کبھی بیعت کی۔ یا مذکورہ بالا اشخاص میں سے ۱۴ نے اس کو کوئی تحریر دی۔ یا زبانی کہا ہے۔ کہ میرا نام شائع کرو۔ اگر وہ حلفیہ بیان شائع نہیں کر سکتا۔ تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے وعید سے ڈرے۔

خاکسار قمر دین سکرٹری تبلیغ موضع شکار

"تحریک جدید کا مستقل ریزرو فنڈ"

اور

احباب کرام کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مالی تحریک جدید" کی شاندار کامیابی کا اعلان ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء کے اخبار الفضل میں ہو چکا ہے۔ ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء کے خطبہ جمعہ میں جو ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء کے اخبار میں شائع ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ماتحت ایک "مستقل ریزرو فنڈ" قائم کرنے کی تجویز فرمائی ہے۔ ہر جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور امام مسجد کا فرض ہے۔ کہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء کے خطبہ جمعہ کو ہر ایک احمدی تک خصوصاً ان مخلصین تک جنہوں نے چندہ تحریک جدید سال دوم کے لئے وعدے کئے ہیں۔ نہ صرف پہونچا دے۔ بلکہ اس کی ضرورت اور اہمیت کو بھی واضح طور پر سمجھا دیں۔ اس لئے کہ تحریک جدید کا یہ "مستقل ریزرو فنڈ" "چندہ تحریک جدید" کے وعدے کرنے والوں کی رقوم سے ہی قائم کیا جا رہا ہے۔ تا وعدہ کرنے والے احباب اس کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے وعدوں کی رقوم سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور جلد سے جلد ادا کر کے ثواب حاصل کر سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشاء مبارک یہ ہے۔ کہ گزشتہ سال اور سال رواں کی "مالی تحریک جدید" سے کم سے کم ایک لاکھ روپیہ بچا کر اس فنڈ میں رکھا جائے۔ اسی وجہ سے حضور کا ارشاد ہے کہ جن مخلصین نے چندہ تحریک جدید سال دوم کے وعدے کئے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں کی رقوم جہاں تک ممکن ہو سکے۔ جلد ادا کریں۔ تا یک مشت روپیہ جمع ہو جانے پر اکٹھے روپیہ کو کسی جائداد کے خریدنے یا کسی زیادہ سودمند کام میں منتقل کیا جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ وعدے کرنے والے مخلصین اپنے وعدہ کی رقم یک مشت اور فوری یا زیادہ سے زیادہ دو تین اقساط میں ادا کرنے کا مصمم ارادہ فرمائیں۔ اور اس عزم کے پورا کرنے کے لئے ضروری ماحول پیدا کریں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جب مومن کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے۔ تو اس کے ارادہ کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ غیب سے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ اگرچہ احباب کے ایک حصہ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ اپنی موعودہ رقوم فروری اور مارچ میں ادا کر دینگے لیکن ضرورت ہے۔ کہ وعدہ کرنے والے تمام احباب یا ان کا بیشتر حصہ اپنی موعودہ رقوم جلد سے جلد ادا کرنے کا ابھی سے انتظام کرے۔ اس طرح جہاں احباب کرام جلد اپنے وعدہ کا ایفا کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں گے۔ وہاں چونکہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کو پورا کرنے والے ہونگے۔ اس لئے ان کا ایسا کرنا حضور کی خوشنودی اور دعا کا باعث ہوگا۔ پس "چندہ تحریک جدید" کے وعدہ کرنے والے مخلصین سے اپیل ہے۔ کہ تحریک جدید کا "مستقل ریزرو فنڈ" قائم کرنے میں ساعی ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے امید ہے۔ کہ حضور کے منشاء کے ماتحت یہ مستقل ریزرو فنڈ ضرور قائم ہو جائے گا۔ مبارک ہیں وہ احباب جو جلد سے جلد اپنی موعودہ رقوم ادا کرینگے۔ اور مبارک ہیں وہ مخلصین جو اپنی جماعت کے احباب کو یہ ترغیب و تحریص دینگے۔ کہ وعدہ کرنے والے مخلصین جلد سے جلد رقوم موعودہ ادا کریں۔

پس اس اعلان کے ذریعہ کارکنان جماعت ہائے احمدیہ اور دیگر بارسوخ و با اثر احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ وعدہ کرنے والے مخلصین کی رقوم جلد سے جلد وصول کر کے ارسال فرمائیں۔ اور رقوم ارسال کرتے وقت کوپن یا بیمہ میں ہر ایک دوست کی اسم وار فہرست معہ ان کی ادا کردہ رقم کے درج کریں۔ تا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور حسب معمول روزانہ رپورٹ میں یہ فہرست پیش ہوتی رہے۔ اور مخلصین کے لئے دعا کی درخواست کرنے کا ذریعہ بنے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی اسلامی خدمات

سر ظفر اللہ کی خدمت اسلامی کے متعلق ہم نے جو مضمون لکھا تھا۔ ہم کو یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ کہ وہ جاذب توجہ ثابت ہوا۔ چنانچہ لاہور سے ہمارے ایک معزز دوست تحریر فرماتے ہیں۔ چوہدری سر ظفر اللہ کی قابلیت اور کارگذاری کے متعلق آپ نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ سب صحیح۔ وہ واقعی بڑے روشن دماغ اور عالی حوصلہ مدبر ہیں اور یہ بھی سچ ہے۔ کہ وہ بڑی مستقل مزاجی سے اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ اگر وہ قادیانی نہ ہوتے۔ تو مسلمانوں کو ان کی ذات پر فخر ہوتا۔ اور سارا ہندوستان ان کو اپنے سر آنکھوں پر جگہ دیتا۔ ہم اپنے دوست کے اس اعتراف کو مسرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان سے باادب پوچھتے ہیں کہ سیاسیات کو فرقہ بندی سے کیا تعلق ہے۔ اگر مسلمان سر آغا خان کو لیڈر بنا سکتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کی عنانِ قیادت سر جینا سنبھال سکتے ہیں۔ اگر مسلمان سر ابراہیم رحمت اللہ کو اپنا رہنما مان سکتے ہیں۔ تو سر ظفر اللہ کی بے ریا قومی خدمت کی کیوں نہ قدر کی جائے۔ اور وہ مسلمانوں کی حق رسائی کی جو سعی مشکور فرما رہے ہیں۔ اس کا احسان کیوں نہ مانا جائے۔ سر ظفر اللہ سے پہلے گورنمنٹ آف انڈیا کے پانچ مسلمان ممبر ہو چکے ہیں۔ مگر کیا کسی نے اس جرأت۔ اس بے باکی اور اس بے غرضی سے مسلمانوں کی خدمت کی جس طرح کہ سر ظفر اللہ کر رہے ہیں۔ ان کی لیاقت اور کارگذاری کا ہمارے دوست کو اعتراف ہے۔ یہ بھی وہ مانتے ہیں۔ کہ وہ بڑی مستقل مزاجی سے اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ پھر ان کی اسلامی خدمات پر محض اس وجہ سے پانی پھیر دینا کہ وہ مرزا غلام احمد کو مجدد یا امام مانتے ہیں۔ کیا اسلام کے نزدیک جائز اور قرین انصاف ہے۔ ہندوؤں کو دیکھو۔ کہ وہ جینیوں سکھوں بلکہ پارسیوں کی کس قدر تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ ان فرقوں کو ہندوؤں سے مماثلت یا ہمدردی ہے۔ پھر یہ کیسا اندھیر ہے۔ کہ ایک کلمہ گو اہل قبلہ اور نیک دل مسلمان کو جو قومی خدمت بڑی سرگرمی سے کر رہا ہے اور اسلام کا فدائی ہے۔ اس وجہ سے قابل قبول نہ قرار دیا جائے۔ کہ وہ مرزائے قادیان کا مرید ہے ہمارے دوست لکھتے ہیں۔ کہ وہ قادیانیوں کی بڑی خدمت کرتے ہیں لیکن ذرا دیکھا جائے۔ کہ جتنے مسلمانوں کو انہوں نے روزی پر لگایا ہے۔ اور جن معاملات میں انہوں نے اپنا اثر و اقتدار صرف کیا ہے۔ ان کو قادیانیوں سے کیا لگاؤ ہے۔ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ آغا خان تو مسلمانوں کے لیڈر ہوں۔ اور مسلمان ان کی گولڈن جوبلی منائیں۔ لیکن سر ظفر اللہ کی قومی خدمات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ (ہمدم ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء)

تلونڈی کھجور والی میں فیض الحسن آلو مہاری کی اشتعال انگیز تقریر

۱۷-۱۸ جنوری موضع تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ میں احراریوں کا ایک جلسہ زیر صدارت سید فیض الحسن صاحب آلو مہاری منعقد ہوا۔ صدر نے نہایت اشتعال انگیز تقریر کی۔ اور تلقین کی۔ کہ احمدیوں کو ۸-۸ میل گاؤں سے باہر نکال دو۔ ان کی فصلیں تباہ کر دو۔ اور بائیکاٹ کر دو۔ ایک مقرر نامحمد حیات گوجرانوالہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں سخت بدزبانی کی۔ اس کے بعد عبدالکریم احراری نے ایک گندی کتاب پڑھی۔ آخر میں صدر جلسہ نے کہا۔ احمدیوں کے کہنے پر کونسل کے ووٹ نہ دینا۔ پھر چندہ کا مطالبہ کرتا رہا۔ اور قریباً ۱½ گھنٹہ چلاتا رہا۔ کہ چندہ دو ہم قادیان کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ آخری الفاظ یہ تھے۔ کچھ دو۔ خواہ پیسہ ہو۔ خواہ آٹا ہو۔ کیونکہ میاں محمود کی منظم جماعت کا مقابلہ آسان نہیں۔ اس جلسہ پر مسلم و غیر مسلم اصحاب نے اظہار نفرت کیا۔

۱۹ تاریخ انجمن احمدیہ کا جلسہ ہوا جس میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر اور ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم گوجرانوالہ نے تقریریں کیں۔ اور احراریوں کے اعتراضات کے جواب نہایت متانت اور سنجیدگی سے دیئے۔ سامعین میں ہندو سکھ غیر احمدی۔ حتیٰ کہ احراری بھی موجود تھے۔ پبلک پر نہایت اچھا اثر ہوا۔

(نامہ نگار)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر خلف

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ سپاولد جھنڈو ذات چمار ساکن موضع بائیلی تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۲۲/۲/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۱/۱/۳۶

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ گڑھ شنکر (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر خلف

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ منشی خان ولد بھمبو خان ذات راجپوت ساکن موضع کھروڑ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۹/۲/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۱۷/۱/۳۶

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ گڑھ شنکر (مہر عدالت)

وصیتیں

نمبر ۳۸۸۸:- منکہ رشیدن بنت چوہدری کرم بخش صاحب ارائیں عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن خان پور تحصیل سرہند ضلع بسی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۱/۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد مہر مبلغ یکصد روپیہ اور زیور مبلغ ۸۰ اسّی روپیہ کا ہے۔ جو کل رقم ایک سو اسّی روپیہ کی جائداد ہوتی ہے۔ اس میں سے میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں جو رقم بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان روانہ کروں۔ وہ رقم میرے حصہ وصیت میں شمار کی جاوے گی۔ اور میرے مرنے کے

بعد اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ رشیدن موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ سوندے خان نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود

نمبر ۳۸۸۹:۔ منکہ جنت بی بی زوجہ چوہدری عبد الکریم قوم ارائیں عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور تحصیل سرہند ضلع بسی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۴/۳/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد مہر حسب ذیل ہے مبلغ دو صد روپیہ اور زیور مبلغ تین صد روپیہ کل میزان مبلغ پانچ صد روپیہ ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اور جو رقم میں بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو روانہ کروں۔ وہ رقم میرے حصہ وصیت میں شمار کی جایا کرے۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ یعنی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔
العبد:۔ جنت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ عبد الکریم خاوند موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ چوہدری حسین بخش والد موصیہ
کاتب:۔ محمد حسین مہتمم تبلیغ حلقہ انبالہ

نمبر ۹۱۸:۔ منکہ رفیع الدین ولد حکیم سراج دین قوم تنبوجہ ساکن ٹڈہ رانجھا ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں آج کل سرکاری مدرسہ میں بمشاہرہ ۱۲ روپے ماہوار مدرس ہوں اس کا دہم حصہ آمد انشاء اللہ تعالیٰ ماہواری تنخواہ وصول ہوتے ہی مبلغ ۱۲/ دفتر محاسب میں روانہ کرکے رسید حاصل کرتا رہونگا۔ اگر تنخواہ مذکورہ میں خدا تعالیٰ نے ترقی دیگا۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ بتوفیق الٰہی تادم آمد انشاء اللہ تعالیٰ ادا کرتا رہونگا۔ علاوہ ازیں اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں یا میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی صدر انجمن قادیان مالک ہوگی۔
العبد:۔ خاکسار رفیع الدین بقلم خود۔ گواہ شد:۔ احمد اللہ خان قادیان دار الضعفاء۔ گواہ شد:۔ سید محمد لطیف مبلغ قادیان شریف بقلم خود ۳۵/۵/۱۲

نمبر ۳۸۹۹:۔ منکہ شریفن زوجہ کرم الٰہی قوم ارائیں۔ عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور ڈاکخانہ سرہند ضلع بسی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۴/۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد بصورت مہر مبلغ یکصد پچاس روپیہ اور زیور یکصد پچیس روپیہ کا ہے۔ یعنی کل دو صد پچھتر روپیہ ہوا۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں جو رقم بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کروں۔ وہ میرے حصہ وصیت میں شمار کیا جاوے۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام
العبد:۔ شریفن موصیہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ چوہدری خدا بخش خسر موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ چوہدری حسین بخش امین جماعت احمدیہ خانپور۔ گواہ شد:۔ محمد حسین مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

نمبر ۳۸۹۱:۔ منکہ رحیمن زوجہ چوہدری حسین بخش صاحب قوم ارائیں عمر ۳۵ سال بیعت مارچ ۱۹۲۳ء ساکن خانپور تحصیل سرہند ضلع بسی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۴/۳/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد مہر مبلغ یکصد روپیہ اور زیورات کی قیمت کل مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ یعنی کل رقم مبلغ دو صد روپیہ کی جائداد ہے جس میں سے میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں جو رقم بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو روانہ کروں۔ وہ رقم میرے حصہ وصیت میں شمار کی جایا کرے گی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی میری جائداد ثابت ہو جائے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد:۔ رحیمن موصیہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ چوہدری جیوا خاں نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ چوہدری حسین بخش خاوند موصیہ نشان انگوٹھا
کاتب:۔ محمد حسین مہتمم تبلیغ حلقہ انبالہ۔

نمبر ۳۴۴۴:۔ منکہ عمر بی بی زوجہ میاں فتح الدین صاحب حکیم۔ قوم شیخ ساکن مریخ ڈاکخانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵/۱۱/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائداد مندرجہ ذیل ہے مہر بذمہ خاوند دو صد روپیہ۔ زیور قیمتی یکصد روپیہ نقد پچاس روپیہ کل میزان تین صد پچاس روپیہ۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری اس جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر کوئی رقم اپنی زندگی میں اس مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت واجب الادا میں شمار ہوگی۔ میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وصیت پر مندرجہ بالا رقوم کے علاوہ بھی اگر کوئی میری جائداد یا متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط
العبد:۔ نشان انگوٹھا عمر بی بی موصیہ موضع مریخ تحصیل نکودر ضلع جالندھر۔
گواہ شد:۔ میاں فتح الدین حکیم احمدی بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ نواب الدین راقم الحروف پسر موصیہ کلرک ہیڈ کوارٹر لاہور ڈسٹرکٹ لاہور چھاؤنی۔ حال وارد مریخ۔

نمبر ۳۴۳۰:۔ منکہ محبوب بیگم زوجہ حافظ محمد عبد اللہ صاحب قوم شیخ انصاری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن مریخ ڈاکخانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵/۱/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد اس وقت زیور قیمتی ۳۷۰/ روپیہ۔ اس کے علاوہ مبلغ پانصد روپیہ بابت حق مہر جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور تا حال وصول کرنا باقی ہے۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے کوئی رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔
العبد:۔ محبوب بیگم بقلم خود۔
گواہ شد:۔ میاں فتح الدین والد موصیہ ساکن مریخ بقلم خود۔
گواہ شد:۔ حافظ محمد عبد اللہ احمدی خاوند موصیہ سیکرٹری انجمن احمدیہ گھلن حال ہیچر ڈی۔ بی ہائی سکول نکودر ضلع جالندھر بقلم خود۔

نمبر ۲۸۵۴:۔ منکہ سردار علی شاہ ولد سید عنایت علی شاہ قوم سید عمر ۳۵ سال ساکن میرپور ریاست جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵/۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ بولنس وغیرہ ۲۳۰۰/ روپیہ۔ مکان ۱۸۰۰/ زمین ۵۰۰/۔ کل ۴۶۰۰/ روپیہ۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۶۰/ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:۔ سردار علی بکنگ کلرک۔
گواہ شد:۔ غلام مرتضےٰ ولد شیخ احمد الدین گوجرانوالہ حال مدرس اپٹی ضلع پشاور بقلم خود۔
گواہ شد:۔ دانشمند احمدی ولد عبد المنان حال موضع چوب باندہ ڈاکخانہ اپٹی ضلع پشاور۔

نمبر ۱۴۵۸:۔ منکہ اللہ بخش ولد نبا صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن رام گڑھ ڈاکخانہ ماچھی واڑہ تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵/۵/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ میں اس وقت اپنی جائداد ۴۰/ گھماؤں اراضی کے ۱/۴ حصہ کا جو ۱۰ گھماؤں ہے پر قابض ہوں جو تقریباً دو ہزار کی مالیت کی ہوگی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی اس جائداد موجودہ سے زائد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم منجملہ قیمت جائداد وصیت کردہ ۱/۱۰ حصہ مبلغ دو صد میں سے اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دونگا۔ تو اس کی رسید لونگا۔ جو اصل رقم حصہ وصیت کردہ ۱/۱۰ حصہ سے منہا تصور ہوگی۔ فقط۔ العبد:۔ اللہ بخش موصی ولد نبا صاحب ساکن رام گڑھ۔ گواہ شد:۔ محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال قادیان بقلم خود۔ گواہ شد:۔ قاضی خدا بخش موصی ساکن خوت گڑھ۔ گواہ شد:۔ نور محمد امیر جماعت احمدیہ خوت گڑھ۔ گواہ شد:۔ حکیم عبد الرحمٰن قریشی خوت گڑھ بقلم خود

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جنیوا ۲۶ جنوری۔ روس اور یوراگوے کے درمیان سیاسی تعلقات منقطع ہو گئے ہیں۔ اور یہ معاملہ لیگ۔ او ف نیشنز کے سامنے ہے۔ اس سلسلہ میں لیگ کونسل نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ دونوں ممالک میں سے کوئی ایک، امن کے منافی کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔

نئی دہلی ۲۶ جنوری۔ دہلی میں سرخ پوسٹروں کی تقسیم کے سلسلہ میں پولیس نے تین نوجوانوں کو گرفتار کیا ہے۔

کوئٹہ ۲۶ جنوری۔ بدھ وار کو کوئٹہ میں زلزلہ کا خفیف سا جھٹکا محسوس کیا گیا۔

بمبئی ۲۶ جنوری۔ مسٹر یونس احمد صاحب ایم ایل سی بیرسٹر ایٹ لا پٹنہ پریوی کونسل میں متعدد مقامات کی پیروی کے سلسلہ میں لنڈن جا رہے ہیں۔ آپ شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کا نقطہ نگاہ بھی پارلیمنٹ کے سامنے پیش کریں گے

شنگھائی ۲۶ جنوری۔ جاپان کا مشہور مدبر جرنیل ڈوئی ہارا جسے لارنس اوف مانچوریا کہتے ہیں کوشش کر رہا ہے۔ کہ مانچو کو کے ساتھ پانچ صوبے ہوپن۔ شنتنگ۔ ہومان اور چہار شائی کر دئے جائیں۔ امید ہے کہ جرنیل ڈوئی ہارا کو اپنے ارادہ میں کامیابی ہو گی اور مخالف طاقتیں مزاحمت نہیں کریں گی۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس وائنا سے ڈبلن روانہ ہو گئے ہیں وہاں مسٹر پٹیل آنجہانی کی قائم کردہ انڈو آئرش لیگ کی تنظیم کریں گے۔

بمبئی ۲۶ جنوری۔ سر ہیمند محمد راز ڈی لیمیٹیشن کمیٹی کل بمبئی سے انگلستان روانہ ہو گئے۔

لکھنؤ ۲۶ جنوری۔ یوپی کی کانگرس کے مندوبین کا ایک اجلاس زیر صدارت مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن منعقد ہوا۔ جس میں اتفاق رائے سے پنڈت جواہر لال نہرو کو لکھنؤ کانگرس کا صدر منتخب کیا گیا۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ کل مسٹر ٹیبل مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں انہدام مزار کا کوشاہ کے سلسلہ میں گوردوارہ شہید گنج کمیٹی اور دیگر سولہ سکھوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ شیخ نصیر احمد صدیقی وکیل سرکار نے بحث کی۔ وکیل صفائی کو یہ بات تسلیم کرنی پڑی۔ کہ وہاں ایک قبر تھی۔ مقدمہ ۲۷ جنوری پر ملتوی ہوا

امرت سر ۲۶ جنوری۔ ضلع امرتسر کے ایک گاؤں میں مذہبی سکھوں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ مذہبی سکھوں کی تعداد کے لحاظ سے پنجاب اسمبلی میں ان کے نمائندوں کی نشستوں کی تخصیص کی جائے۔ مذہبی سکھوں کے ایک لیڈر نے سکھوں کے کرپان مورچہ کی شدید مذمت کی۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ مسٹر سورما اگروکو افسر بلدیہ لاہور کا مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی مسٹر فرخ حسین بیرسٹر اور مولانا عبدالمجید سالک کے خلاف دیوان حکم چند کی عدالت میں ایک مضمون کی اشاعت کے سلسلہ میں دائر تھا۔ وہ دیوان برہم ناتھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں منتقل ہو گیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت ۵ فروری کو ہو گی۔

پشاور ۲۶ جنوری۔ ایک اشتہاری باغی کو پولیس نے ضلع پشاور کے ایک گاؤں میں گولی کا نشانہ بنا دیا۔ پولیس اور باغی نے ایک دوسرے پر گولیاں چلائیں۔ آخر وہ ہلاک ہو گیا

قاہرہ ۲۶ جنوری۔ نسیم پاشا کے مستعفی ہونے کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ شاہ فواد نے انہیں اطلاع دی تھی۔ کہ اب حالات اس بات کے متقاضی ہیں۔ کہ حکومت میں تبدیلی کی جائے استعفیٰ کی وجوہات کے متعلق جو افواہیں پھیل رہی ہیں۔ سب بے بنیاد ہیں۔

لدھیانہ ۲۶ جنوری۔ کل لدھیانہ میں آتش زدگی سے دیا سلائی اور بھڑک اٹھنے والا سامان کے گودام جل کر راکھ ہو گئے۔ آتش زدگی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ میونسپل فائر بریگیڈ اور پولیس نے جلدی آگ کو فرو کیا

لاہور ۲۶ جنوری۔ کل پچیس پچیس سکھوں پر مشتمل دو جتھوں کو جو امرت سر سے پیدل، کرپان مورچہ کے سلسلہ میں روانہ ہوئے تھے۔ پولیس نے بالترتیب مغلپورہ اور باغبانپورہ میں گرفتار کر لیا۔ کرپان مورچہ کے سلسلہ میں کل ۵۶ گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ اس وقت تک کل ۵۶۹ گرفتار ہو

ہو چکی ہیں۔

بہاولپور ۲۶ جنوری۔ بہاولپور میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی ہندوؤں نے خلاف ورزی شروع کر دی ہے۔ کل ہندو سبھا کے ۵ ممبروں کا ایک جتھا دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتا ہوا نکلا۔ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔

نئی دہلی ۲۶ جنوری۔ رسٹی کو توالی میں جو زمین دوز عمارت دریافت ہوئی ہے اس کے متعلق حکام کا خیال ہے کہ وہ مندر نہیں۔ بلکہ ایک پرانی عمارت ہے۔ ہندو حلقوں میں اس سے بے چینی پھیل رہی ہے۔

قاہرہ ۲۶ جنوری۔ نحاس پاشا مصری کابینہ کی تشکیل یا اس میں شمولیت کے متعلق اپنے انکار پر مصر ہے۔ اس لئے فضا بدستور مکدر معلوم ہوتی ہے۔ اخبار "الاہرام" رقمطراز ہے۔ کہ سیاسی فضا کے بدستور مکدر ہونے کی وجہ سے ارباب اختیار نے ہر سٹیشن کی مصری سپاہ کو ہنگامیات کے مقابلہ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ صوبائی گورنروں کو امن کے تحفظ کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔

ٹیرانا (بذریعہ ڈاک) اٹلی کے لئے تیل کا سامان ہو گیا ہے۔ حکومت البانیہ نے اطالوی ریلوے کو تیل کے البانوی چشموں سے استفادہ کرنے کے لئے پچاس سال کا ٹھیکہ دے دیا ہے۔ تیل کی زیادہ سے زیادہ مقدار اٹھارہ ماہ تک حاصل کی جائے گی۔ چنانچہ اس کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت البانیہ کو چالیس ہزار پونڈ سالانہ فائدہ ہو گا۔

جدہ (بذریعہ ڈاک) عرب کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ممالک عربیہ سعودیہ میں تیل کے جو چشمے برآمد ہوئے تھے۔ وہ کافی تعداد میں پٹرول مہیا کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان سے ہزاروں ٹن پٹرول نکالا جا چکا ہے

کلکتہ ۲۶ جنوری۔ کلکتہ کے عجائب گھر میں سے چوروں نے بعض قیمتی عجائبات چرا لئے ہیں۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

بمبئی ۲۶ جنوری۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں بمبئی سے ۶۹۳۹۶۷ روپے کا سونا یورپ اور امریکہ کو بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے ہندوستان سے سونا مالیتی ۲۵۹۹۳۵۲۴۷۳ روپے غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

امرت سر ۲۵ جنوری۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۱ آنہ ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۶ آنے اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ۱۲ آنے ہے

پیرس ۲۶ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ فرانس کے وزیر اعظم ایم لوال نے نئی کابینہ مرتب کرنے سے انکار کر دیا تھا چنانچہ اب ایم ایبرٹ ساروٹ کابینہ مرتب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر وہ کامیاب ہو گئے۔ تو ایم لوال وزیر خارجہ بن جائیں گے

نیویارک ۲۶ جنوری۔ گذشتہ ہفتہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نصف شمالی حصہ میں سخت سردی اور برف باری کے باعث متعدد اموات ہوئیں۔ نیویارک اور دیگر کئی مقامات میں کئی افراد ہلاک ہوئے۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) حکومت عراق نے حکومت مصر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ اس نے محکمہ تعلیم میں اس شخص کا تقرر منظور کر لیا ہے۔ جسے حکومت عراق نے مصر اس غرض سے بھیجا تھا۔ کہ وہ محکمہ تعلیم مصر میں کام کر کے تجربہ حاصل کرے۔ تا کہ عراق میں اپنے تجربہ کی بنا پر وہ اعلیٰ طریق سے کام سرانجام دے سکے۔ اور شعبہ تعلیم اس کے سپرد کیا جائے۔

لکھنؤ ۲۶ جنوری۔ ۲۳ جنوری کو یوپی یونیورسٹی سٹوڈنٹس کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ آئندہ ماہ اگست میں آل انڈیا سٹوڈنٹس کانفرنس کا اجلاس طلب کیا جائے۔

کلکتہ ۲۶ جنوری۔ کلکتہ کارپوریشن کے مستعفی ممبروں کا اجلاس میئر کارپوریشن کے مکان پر ہوا۔ مکان کے باہر مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہو گئے۔ انہوں نے ممبران کو متنبہ کیا کہ وہ اس وقت تک اپنے استعفے واپس نہ لیں جب تک کہ ان کی شکایات کا ازالہ نہ ہو۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی